سوال

(161)معاملہ تلف ہونے کی صورت میں بیمہ کا جواز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگریہ قماریاغرر ہے توکیامصالح مذکورہ کے پیش نظر اسے اندازہ کرکے اس معاملہ کے جواز کی کوئی گنجائش نکل سکتی ہے ؟اوراگر نکل سکتی ہے توکیسی ؟۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

.بیمہ کے معاملہ میں غرر بھی ہے۔غرر بھی وہ جوقلیل ویسیر اور معمولی نہیں جوشرعا معفوعنہ ہوتا ہے بلکہ کثیر وعظیم غیر معفوعنہ ہے۔

غرر منہی عنہ کی یہ تعریف کی گئی ہے :ماشک فی حصول احد عوضیہ والمقصود منہ غالبا وقیل :ہوماانطوت عنا عاقبہ وقیل :مان لہ ظاہر یغرالمشتری وباطن مجہول یعرفہ البائع وقیل مالہ ظاہر یوثرہ وباطن یکرمہ

عوضین یاان میں کوئی ایک مجہول الصفہ ہویا مجہول الاجل یاغیر مقدورالتسلیم ہویاغیر موجود ہویاغیر معلوم المقدور ہویا یہ تمام صورتیں غرر کی ہیں اورفساد معاملہ کےلیئے کافی۔بیمہ میں اگرچہ بیمہ کی مجموعی رقم کی مقدار متعین ہوتی ہے مگر.بیمہ داراور کمپنی میں سے کسی کو نہیں معلوم کہ.بیمہ دار کب تک زندہ رہے گا؟اوراس.بیمہ شدہ جائدادیاجانور کب تک محفوظ وزندہ رہے گا؟اوربیمہ 9 کی کتنی قسطیں اداکرسکے گا؟اور کمپنی کوفی الواقع کتنی قسطیں ملیں گی؟اوراسے کب سے کتنی رقم.بیمہ دار کودینی پڑے گی؟ اس طرح عوضین عند العقدباوجودبیمہ کی رقم کے متعین ہونے کے مجہول المقداروالاجل ہوتے ہیں بلکہ غیرثابت وغیرہ متحقق الوجود ہوتے ہیں لہذا.بیمہ غرر کثیر غیر معفوعنہ کا تحقق ظاہر ہے.بیمہ میں قمار غرر ہوتے ہوئے بھی اس کے جواز کی گنجائش نکل سکتی ہے وہ نمبر:2میں عرض کردی گئی ہے۔

تنبیہ :

.بیمہ پالیسی میں ایک اورشرعی قباحت بھی ہے اوروہ یہ کہ ::بیمہ پالیسی خریدنے والامقرر میعاد کے اندر مرجائے یااس کے بعد مرے بہر صورت کمپنی کی طرف سےملنے والی رقم کی حیثیت شرعا میت کی میراث اورترکےکی وجہ ہے جس حسب فرائض شرعی وارتوں میں تقسیم ہوناچاہیے مگریہ رقم ترکے کی حیثیت سے تقسیم شرعا میت کی میراث اورترکے کی ہےجسے حسب فرائض شرعی وارتوں میں تقسیم ہوناچاہیے مگریہ رقم ترکے کی حیثیت سے تقسیم نہیں کاجاتی بلکہ اس شخص یااشخاص کومل جاتی ہے جن کےلیئے.بیمہ دارنے وصیت کی ہوں حالاں کہ وارث کے حق میں شرعاوصیت ہی نہیں کی جاسکتی۔لاوصیہ لوارث (حدیث) نیز.بجائے شرعی وارثوں کے حسب وصیت صرف قانونی وارثوں کوملتی ہے نیز:ایسا بھی

ہوسکتا ہے کہ بیمہ کی کل رقم اس کے ثلث مال سے زائد اور ثلث سے زائد کی وصیت کرنا شرعا درست نہیں ہے ۔ الاان یشاء الورثہ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب البیوع

صفحہ نمبر 351

محدث فتویٰ